THE ALFAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

قیمت فی پرچہ ۱ر

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ انچارج:- مہر محمد خان

نمبر ۹۸ | مورخہ ۱۸ جون سنہ ۱۹۲۳ء | یوم دوشنبہ | مطابق ۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر ۱۳ جون کو ایک عیسائی نوجوان مسلمان ہوا ہے ۔ جس کا نام خیر الدین رکھا گیا ہے اور ایک ۱۴ جون کو مسلمان ہوا ۔ جس کا نام محمد الدین رکھا گیا ۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے ۔ آمین ؛

۱۵ جون کو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک زبردست خطبہ ہندوؤں سے چھوت چھات کے مسئلہ کے متعلق ارشاد فرمایا ۔ جسمیں بتایا کہ یہ چھوت چھات ہم کن وجوہ کی بناء پر اختیار کر رہے ہیں ۔ خطبہ اپنے وقت پر انشاء اللہ شایع ہوگا ؛

مبارک باد۔

(از خان صاحب منشی نعمت اللہ خان صاحب انور بدایونی مہاجر قادیان)

یہ نظم خان صاحب موصوف نے ۱۳ جون کو مسجد اقصےٰ میں درس قرآن کریم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پڑھکر سنائی (الفضل)

سنایا ہے خدا نے آج وہ مژدہ بشارت کا

کہ ہے چرچا ہر اک گھر میں مبارک کا سلامت کا

امام وقت کو اللہ نے فرزند بخشا ہے

سناتی پھرتی ہے باد صبا مژدہ مسرت کا

امیر المومنین یہ آپ کو خوشیاں مبارک ہوں

بنے مولود ۔ موجب ہمیشہ ہر خیر و برکت کا

مبارک سب کو ہو دیال میں نونہال ہیں یا رب

عطا فرما خزانہ غیب سے ہر ایک راحت کا

ترقی عمر کی ہو علم کی دولت کی عزت کی

خدا وارث بنائے اسکو ہر نوع سعادت کا

کلیجہ ماں کا ہو ٹھنڈا میسر ہو انہیں ہر دم

خوشی کی دیکھنا گھڑیاں زمانہ عیش و عشرت کا

دعا انور کی ہے یا رب کہ سایہ اسکے ہو سر پر

ترے فضل و عنایت کا ترے الطاف و رحمت کا

امریکہ میں اسلام

(از مولانا مولوی محمد الدین صاحب بی اے احمدی مشنری)

نئے داخلین سلسلہ

گذشتہ ہفتہ زیر رپورٹ میں تین شخص مسلمان ہو کر داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ ایک ان میں سے فلپائن میں رہتا ہے اور وہاں سے اس نے درخواست بیعت بھیجی۔ اور دوسرا اٹر بیلڈر جو جزائر مغربی ہند میں ایک مشہور انگریزی مقبوضات میں سے ہے۔ موخر الذکر نے اپنے مکان کا نام "اسلامک مشن ہوس" رکھا ہے اور دوسرے لوگوں میں اس نے تبلیغ بھی شروع کر دی ہے۔

یہاں کے نو احمدیوں میں سے بعض نے باقاعدہ رمضان کے روزے رکھنے شروع کئے ہیں گذشتہ اتوار کے روز معلوم ہوا کہ دس بارہ آدمی روزہ دار تھے۔ بعض بہنوں کو تو اس قدر اخلاص ہے۔ کہ باوجود کمزور اور حاملہ ہونے کے اور باوجود روکنے کے وہ روزہ رکھنے سے باز نہیں رہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ اور ان کو تمام مومنین کے ساتھ ثابت قدمی عطا فرماوے۔

جلسہ وعظ اور تعلیم نو مسلمین

گذشتہ اتوار کے روز معمول سے زیادہ لوگ جمع ہوئے۔ یعنی ان کی تعداد ساٹھ کے قریب تھی جلسہ کی باقاعدہ کارروائی سے پہلے میں نے انہیں سے بعض کو خاص طور پر عیسائی مذہب سے جو اسلام کا تعلق ہے۔ اس میں بطور سبق کے بڑھانا شروع کر دیا ہے۔ تاکہ وہ دیگر عیسائیوں سے ملتے وقت ان کی مذہبی کتابوں کی بنا پر ان سے گفتگو کر سکیں۔ اصل جلسہ حسب معمول حضرت مفتی صاحب نے تعلیم و تربیت سے شروع کیا۔ اور باقاعدہ انکو خصوصیات اسلام اور سلسلہ احمدیہ سے واقف کیا۔ اسکے بعد آپ نے ان کو توجہ دلائی۔ کہ سلسلہ اِن سے کس قسم کی قربانی چاہتا ہے۔ حضرت سید عبد اللطیف شہید کابل کا واقعہ مفصل ان کو سُنایا۔ ان کو آپ نے بتلایا کہ جب تک وہ اس قسم کی قربانیوں کے لئے طیار نہ ہو جاینگے۔ وہ سچے مسلمان اور احمدی نہیں بن سکتے۔ آپ نے اپنے لیکچر کے بعد مجھے فرمایا کہ میں بھی کچھ کہوں۔ میں نے حافظ معین الدین صاحب مرحوم کی زندگی کے واقعات جو مکرمی مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب نے الحکم کی تازہ اشاعت میں لکھے تھے۔ ان کو سُنائے۔ اور ان کو بتلایا کہ ایک نبی کی صحبت کس طرح ایک معمولی سے معمولی آدمی کی زندگی میں بھی ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی ہے۔ جو ہزاروں فلاسفروں کی متفقہ تعلیم بھی بمشکل پیدا کر سکے۔ اس کے بعد میں نے سورۂ طٰہٰ کی پہلی آیت کا ان کو ترجمہ اور مفہوم سُنایا۔ اور بتلایا کہ کس طرح حضرت مسیح ہمارے لئے مکمل رہبر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ نبوت کا دعویٰ کرنیوالا اگر ناکام مرتا ہے۔ تو توریت کی رُو سے وہ سچا مرسل نہیں ٹھہر سکتا۔ اور یہی کامیابی کا معیار قرآن شریف نے بھی پیش کیا ہے۔

سہ پہر کو دوسرا جلسہ ہوا جسمیں حضرت مفتی صاحب کا لیکچر حضرت سری کرشن جی مہاراج کی لائف پر تھا۔ قریباً ڈیڑھ بجے کے بعد یہ جلسہ بھی بخیر و خوبی ختم ہوا۔

ایک لڑکی کی دو دعویدار مائیں

عربی کی کلاسز بھی ہفتہ میں دو بار ہوتی ہیں۔ اور بعض اور دوست بھی اشتیاق ظاہر کر رہے ہیں۔

آجکل یہاں ایک مقدمہ چل رہا ہے۔ دو عورتیں ایک لڑکی کی دعویدار ہیں۔ ایک حقیقی والدہ ہے۔ جو بارہ برس سے لڑکی کی جستجو میں سرگرداں ہے۔ اور دوسری ماں وہ ہے۔ جس نے اس لڑکی کو اپنی لڑکی کے طور پر پرورش کیا ہے۔ اصل ماں سے وہ لڑکی اسی دن دھوکہ سے جدا کر دیگئی۔ جس دن کہ وہ لڑکی پیدا ہوئی۔ اور ماں اس کی تکلیف اور بیہوشی میں تھی۔ جب اسکو ہوش آیا۔ اسوقت سے آج تک بارہ سال کے عرصہ میں وہ سرگرداں شہر بشہر پھری اور دو شخصوں سے یکے بعد دیگرے اس نے اس شرط پر شادی کی۔ کہ وہ اس کی لڑکی کی تلاش میں امداد کرینگے اخباروں میں مختلف لوگ اپنی رایوں کا اظہار کر رہے ہیں عام طور پر مائیں اور جو صاحب اولاد ہیں۔ وہ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ لڑکی ماں کو ملنی چاہیئے۔ لیکن بعض پادریوں نے اپنے لیکچروں میں اسپر زور دیا ہے کہ لڑکی اُنکی اصل والدہ کو نہیں ملنی چاہیئے۔ ان کی بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر لڑکی اصل والدہ کو مل گئی۔ تو آیندہ کوئی اس قسم کے بچوں کو سرکاری یتیم خانوں سے لیکر پرورش نہیں کریگا۔ بیچارے معذور ہیں۔ حضرت مسیح کی لائف اور تعلیم اسپر روشنی نہیں ڈال سکتی۔ کورٹ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ ۱۴ سال کی عمر تک لڑکی حکومت کی نگرانی میں فی الحال رضاعی ماں کے پاس رہیگی۔ اصل والدہ کو ملنے کی اجازت ہوگی۔ اگر ۱۴ سال کے بعد لڑکی اپنی والدہ کے پاس جانا چاہے۔ تو پھر کسی کو اسپر اعتراض نہ ہونا چاہیئے۔ والسلام

فتنہ ارتداد اور احمدی خواتین کے جذبات

بحضور فیض گنجور جناب حضرت اقدس خلیفۃ المسیح صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اے ہمارے سردار آقا نامدار مولا آنجناب کو تا قیامت سلامت رکھے اور

اس دین کے باغ کو پھلتے پھولتے دیکھیں ؎

مالی بن کے آپ سجالیں دین دیاں گلزاراں

حضور میرا باپ عاشق مسیح موعود تھا۔ دنیا میں دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑ گیا تھا۔ اور اسکی تعلیم اور دعاؤں کی برکت سے یہ وقت اور یہ برکتیں اور یہ فضل ہم کو خدا نے عطا کر دئے کہ میرے دونوں بھائی عبد الرحیم و عبد اللہ .. .. سرفروشوں میں جناب کے حکم سے کام کر رہے ہیں۔ اور اس عاجزہ کا بھی دل تڑپ رہا ہے کہ میرے سے بھی خدا کوئی دینی کام لے۔ یہ بھی تین مہینہ کیلئے زندگی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۲۳ء

مُسلمانوں کے سینوں میں آریوں کے خنجر

آریہ اخبارات اپنی گالیوں کو کیوں بھول گئے

آریوں کا واویلا

چند دن کے آریہ اخبارات پر سرسری نظر

ہمیں مذہبی طور پر دوسرے مذاہب کے متعلق بدگوئی کرنے اور الزام لگانے سے روکا گیا ہے۔ اس لئے ہم نے کبھی کسی کے متعلق بدگوئی نہیں کی۔ سوائے اس کے کہ امر واقعہ کا اظہار کیا ہو۔ اور کسی کی سچی اور صحیح تصویر دنیا کے سامنے ضرورتاً پیش کی ہو یا نیک نیتی سے کوئی مفید مشورہ دیا ہو۔ اس میں ہمارا قصور نہیں کہ وہ تصویر جتنی اچھی ہو۔ اتنی ہی بھونڈی بھی ہو اور وہ مشورہ جتنا مفید اور ضروری ہو۔ اتنا ہی تلخ ہو۔

آریہ اخبارات نے ہمیشہ قرآن کریم اور اسلام کے مقدس بانی اور خدائے اسلام جو رب العالمین ہے اور مقدس اسلام کو ہدف اعتراض بنایا ہے۔ خصوصاً آجکل جبکہ آریوں نے سنبھالا لیا ہے۔ اور غیر مذاہب کے لوگوں کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے اور ان مذاہب پر جھوٹے اور نامعقول اعتراض کر کے اور طرح طرح کے جعلی حوالوں سے کام لے کر اپنے اندر ملانے کی سر توڑ کوشش کی تو ضرورت وقت نے ہمیں مجبور کیا کہ آریہ دھرم کی تعلیمات اِن ایسی تعلیمات جن کی نادرستی کو آریوں کے دل بھی محسوس کرتے ہوں۔ پبلک میں پیش کیا جائے۔ آریوں نے بجائے ہمارے ان صحیح اعتراضات کا معقول جواب دینے کے ہمیں گالیاں دینے میں بہت ترقی کی ہے۔ اگر ایک طرف آسمبلی کے ایک مسلمان ممبر سے گفتگو کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بزرگ میں بدزبانی کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف احمدیوں کو میدان ارتداد میں اپنا مد مقابل دیکھ کر ہمارے سید و مولا حضرت مسیح موعود اور اسلام اور جماعت احمدیہ کو گالیاں دینے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ جو گالیاں محض چند دن میں آریہ اخباروں نے دی ہیں۔ ان کی سرسری فہرست یہ ہے :-

۳ر جون کا پرکاش :-

"مرزائیوں پر اپنے عقاید کے خلاف کرنے اور مکاری سے کام لینے کا الزام بڑے زور کے ساتھ عاید ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی تحریروں سے ہی اس کے مجرم ثابت ہوتے ہیں۔ جو مرزائی مبلغین فی الواقعہ یہ مکاری کرتے ہیں"

ہم پر مکاری کا الزام کس لئے لگایا گیا ہے۔ اس لئے کہ ہم ملکانوں کو اسلام کے ابتدائی اصول سمجھاتے اور انہی پر پختہ کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک جب تک بنیاد درست اور مضبوط نہ ہو عمارت پختہ اور مضبوط نہیں ہو سکتی لیکن آریوں کے نزدیک اسی لئے ہم مکار ہیں۔ پھر فرماتے ہیں :-

"مرزائی محض مکاری سے اپنے مذہبی اصول کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ مرزا غلام احمدؐ نے مذہب اسلام میں جو پیوند لگایا ہے"

"مرزائی مبلغ اس اسلام منفی پیوند مرزا صاحب کی اشاعت کر کے اپنے سلسلہ کے ساتھ شرمناک غداری کے مرتکب ہوتے ہیں"

غدار کون ہے۔ دنیا جانتی ہے۔ کیا وہ تو غدار نہیں جن کا مذہب مارشل لا کے طوفانی زمانہ میں کچھ تھا۔ آج کچھ ہے۔ اور جو آج سناتنیوں سے غداری کر رہے ہیں۔ اور سناتن دھرم کے جھوٹے نعرے لگا رہے ہیں۔ آ دراخبار گیان ستیارتھ پرکاش میں سناتن دھرم کے بزرگوں اور ان کی مورتیوں کی وہ گت بنائی گئی ہے کہ الامان!

پھر فرماتے ہیں :-

"یوں تو دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے مسلمان لوگ اور خصوصاً مرزائی ملکانوں کو بہ بانگ دہل مسلمان بتلا رہے ہیں"

پھر کہتا ہے :-

"پہلی بیوی کے بعد دوسری۔ تیسری۔ بلکہ چوتھی بیوی کرنا کیا صریح نفس پرستی نہیں۔ یقیناً یہ بڑے درجے کی شہوت پرستی ہے۔ اور جو مذہب اسکی اجازت دیتا ہے۔ وہ خدائی دین نہیں ہو سکتا"

"آریہ سماج کی کامیابی ... دیکھ کر مرزائی بہت بری طرح سٹ پٹا رہے ہیں۔ اور فی الحقیقت ان کے لئے یہ رونے پیٹنے اور سر دھننے کا وقت ہے" ان کے ہادی کل جگی رسول"

"دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے زبردست منطقی حملوں اور دندان شکن بلکہ منہ توڑ جوابات (ہم کسی آئندہ مضمون میں دکھائینگے کہ لیکھرام کے دندان شکن جوابات کیا تھے بس یہی گالیاں اور بدزبانیاں الفضل) سے جل بھن کر اور سخت پیچ وتاب کھاتے ہوئے کھسیانی بلی کھمبا نوچے"

"مرزا صاحب نے حسب معمولی چالاکی سے کام لیتے

ہوتے" مثل مشہور ہے۔ چور کی داڑھی میں تنکا مرزائیوں کو یہ بات کھٹک گئی"

" وہ محض ڈھٹائی سے لوگوں کو مرعوب کرنے کے دھوکے میں ڈال سکیں"

" مرزائیوں کو ان کا ضمیر اندر ہی ملامت کر رہا ہے"

" مرزائیوں کی ڈھٹائی مشہور ہے" "کل جگی پیر کی بانگ بے ہنگام" " مرزا صاحب کی پیشگوئی محض گورنہ شتر ثابت ہوئی ہے"

یہاں تک تو پرکاش کے دو صفحوں کے اقتباسات تھے اب آریہ گزٹ لاہور ۱۳ر مئی کی شرافت ملاحظہ ہو۔

" احمدیوں کا فرقہ قادیانی اپنے طرز عمل سے اپنے آپ کو جتنا بد مذاق آج کل ثابت کر رہا ہے (ہمیں یہ بات تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں کہ ہم نہایت "بد مذاق" ہیں۔ کیونکہ آریوں کے مذاق شرافت سے بے خبر ہونے کے باوجود ہم ان کو عام انسانی شرافت کے نقطہ سے دیکھتے ہیں (الفضل) اتنا شاید اس نے کبھی نہیں کیا۔ اس کے ٹرٹ پونجے اخبارات (ہمارے خیال میں اس سے زیادہ مہذب الفاظ کی پابندیوں سے توقع رکھنا عبث ہے کیونکہ ستیارتھ پرکاش خصوصاً اس کے گالیوں کے حصہ اور نیوگ اور اس کے متعلقہ مضامین کے پڑھنے کا لازمی نتیجہ ایسے محاورات کا زبان پر چڑھ جانا ہے الفضل) جن کی تعداد حشرات الارض کی طرح نظر آتی ہے"

یہی آریہ گزٹ اپنی ۷ر جون کی اشاعت میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یوں زہر اگلتا ہے: " اسلام پر حملہ شروع کرتا ہے۔ معزز اسلامی ہمعصر اخبار ہمدم کے جواب میں لکھتا ہے کہ:۔

" ہم بھی دیکھ لیں کہ اسلام نے کونسے تیر باقی رکھ چھوڑے ہیں۔ جن کو اس نے ابھی تک استعمال نہیں کیا۔ لیکن (مسلمانو!) سن رکھو کہ اب اسلام کا چراغ بجھ رہا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے بجھ رہا ہے۔ اور وقت آگیا ہے۔ جب ویدک سورج کی روشنی میں تمام مسلمان بھائی اس ٹمٹماتے چراغ کو فراموش کر دینگے"

پھر سلسلہ حقہ احمدیہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتا ہے

" احمدی کچھ ایسا فتنہ انگیز۔ شر انگیز اور فساد کا فرقہ واقعہ ہوا ہے" درست ہے۔ گورنمنٹ کے ریکارڈ میں غالباً ایسا ہی لکھا ہوا ہے)

۱۰ر جون کا پرکاش۔ احمدیوں کے متعلق ان شریفانہ خیالات کا اظہار کرتا ہے:۔

" ملکانوں کی شدھی کا سلسلہ کیا شروع ہوا۔ کہ مرزائیوں کو اپنی فطری خباثت اور رذالت کے اظہار کا اچھا خاصہ بہانہ مل گیا"

" قادیانی مرزائی تو اتنے بوکھلا گئے"

" باجی مرزائی شاعر کی مندرجہ باجیانہ نظم" (جو آریوں کی ایک نظم کے جواب میں تھی جس میں لکھا تھا کہ مکے پر چڑھائی کرینگے۔ اوم کا جھنڈا اڑائیں گے۔ اور اسلام کو مٹائینگے اور قرآن کو باطل کرینگے۔ وغیرہ الفضل)

" چنڈال سے چنڈال اور ذلیل سے ذلیل"

" یہ رذیل قادیانی جیتھڑا ان سے بھی بڑھکر حیاسوز اور جامہ انسانیت کو تار تار کرنیوالی خرافات بکے"

" ان کے پیرو مرشد کل جگی رسول نے انہیں پٹی ہی ایسی پڑھائی ہے وہ ..... اس سے بھی بڑھکر بیہودہ گندہ سرائی سے کام لیا کرتے تھے"

(عام مسلمانوں کو خطاب) باجی مسلمانوں کی چھیڑ چھاڑ "کیپخوری" جو مسلمانوں کے خلاف اتنا تعصب رکھتا ہے جس کا تحریری قول ہے کہ مسلمان اگر ہندو کو چھو جائے۔ تو ہندو بغیر نہائے بھوجن نہیں کر سکتا۔ جب اسکے مقابلہ میں مسلمانوں کو ہم مشورہ دیتے ہیں کہ ہندو تمہیں ذلیل کرتے اور ناپاک سمجھتے ہیں تم بھی ان سے چھوت چھات کرو۔ تو آپ بہت خفا ہو کر ہمیں ان شریفانہ الفاظ میں یاد کرتے ہیں:۔

" قادیانی مرزائیوں کے خلاف جوں جوں عام مسلمانوں کا شکنجہ تیز ہوتا جاتا ہے۔ تو یہ لوگ ہندوؤں کے خلاف زیادہ شرارتیں کرنے کے لئے آمادہ ہوتے جاتے ہیں" " معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے یہ مضمون لکھا ہے۔ اس کے سر میں دماغ تو ہے۔ مگر یہ دماغ عقل سے بالکل خالی ہے" " ایڈیٹر الفضل کے دماغ میں گوبر بھرا ہوا ہے" (کیسری یکم جون)

ہمیں کیسری کے ان الفاظ کا اپنی ذات کے متعلق سچ مچ کچھ بھی شکوہ نہیں۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں۔ اس بدزبان گروہ کے نمائندہ کیسری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایسا شرمناک حملہ کیا ہے۔ جو شیطان بھی اس پاک ذات پر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تو ہم اس بارگاہ مقدس کے خدام پاک کی جوتیوں کے برابر بھی درجہ نہ رکھنے والوں کی کیا حیثیت ہے۔

یہ ہیں وہ خوش اخلاقیاں۔ شیریں کلامیاں جن کی بناء پر آریہ اخبار شائع ہیں۔ کہ الفضل ان کے حملوں کا کیوں جواب دیتا ہے۔ اور ان کی شکل انہی کو کیوں دکھاتا ہے۔

تعجب ہے۔ آریہ اخباروں کو اسلامی اخبارات کی زبان بندی اور اپنی مدد کیلئے اس گورنمنٹ کا دروازہ کھٹکھٹانے کی ضرورت پیش آگئی ہے جسکو وہ کل تک "شیطانی گورنمنٹ" کہتے رہے ہیں اور اب بھی اس کی جڑوں کو کھود رہے ہیں۔ مگر گورنمنٹ سے التجا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کا علاج تو ان کے ہی ہاتھ میں ہے۔ وہ یہ کہ آریہ اخبارات اپنی روش کو بدل دیں۔ جھوٹ بولنا۔ ناپاک الزام لگانا۔ اسلام کے مقدس بانی پر اور بزرگوں پر لایعنی اعتراض کرنا چھوڑ دیں۔ اور انسانوں کی طرح تحقیق مذہب کریں۔ تو ہم ان کے جواب میں کچھ نہیں لکھینگے

ہم آریہ اخباروں کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ دکھائیں کہ الفضل نے کونسی غلط بات لکھی ہے جو جھوٹ لکھی ہو۔ جس کی بناء پر وہ الفضل کے خلاف اس قدر چیخ و پکار کر رہے ہیں۔ ہماری تو یہ کیفیت ہے کہ اگر معمولی سی غلطی بھی ہو جائے۔ تو اپنا فرض لازمی سمجھتے ہیں کہ اس کی اصلاح کریں۔ پھر ہم کسی پر جھوٹا الزام لگانا یا ناواجب سختی کرنا کہاں جائز قرار دینگے ٭

بیگم صاحبہ بھوپال پر پرکاش کا شرمناک اعتراض

آریہ اخبار پرکاش ہمیشہ دیویوں کی عزت کا سوال اٹھایا کرتے ہیں۔ لیکن کوئی بتائے کہ اس کی اس حرکت کا کیا منشا ہے۔ کہ وہ ایک مسلمان والیہ ریاست پر اس طرح حملہ کرتا ہے۔

"بیگم صاحبہ بھوپال ولایت تشریف لے گئیں۔ وہاں کی آزاد آب و ہوا نے ان پر اثر کیا اور وہ کھلے منہ برقع اٹھا کر ایک فوٹوگرافر کے سامنے بیٹھ گئیں۔ بیگم صاحبہ نے سمجھا ہوگا۔ کہ یہ تصویریں ان کے قبضہ میں رہیں گی۔ اور وہ اپنی شکل بغیر برقع کے دیکھ کر خوش ہوں گی" پرکاش ۱۳ر جون ۱۹۲۳ء

مصطفےٰ کمال پاشا کی حرم پر پرکاش کا ناپاک حملہ

بیگم صاحبہ بھوپال پر اعتراض کرنے کے بعد پرکاش مصطفےٰ کمال پاشا کی حرم محترم کا ان لفظوں میں ذکر کرتا ہے:

"شکاگو کے اخبار ٹربیون میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس سے مصطفےٰ کمال پاشا کے ان کی بیوی کے ساتھ (قبل شادی) تعشق اور شادی کا حال بیان کرنے کے بعد بتلایا گیا ہے کہ آجکل ان کی کیسی گذرتی ہے۔"

کیا یہ طرز تحریر مسلمانوں کے دل کیلئے باعث راحت ہو سکتا ہے۔

احباب جماعت احمدیہ کا قابل رشک ایثار

یہ بات دنیا کو معلوم ہے کہ ہماری جماعت کے جو احباب اپنی زندگیاں وقف کر رہے ہیں۔ ان کی مدت تین تین ماہ ہے۔ اسی اصول کے ماتحت سب احباب جو اب تک علاقہ ارتداد میں گئے ہیں۔ کام کر رہے ہیں۔ اور اسی کے ماتحت آئندہ جانے والے کام کریں گے۔ جن شرائط کے ماتحت ہمارے احباب کام کر رہے ہیں۔ وہ معمولی شرائط نہیں۔ بہت سخت ہیں۔ اور ان پر کاربند ہونا بڑی قربانی اور ایثار اور معرفت کو چاہتا ہے۔ کیونکہ کسی شخص کا اپنے راحت و آرام کو ترک کرنا اور بے معاوضہ بلکہ اپنے پاس سے ہر قسم کے اخراجات کا برداشت کرنا۔ یہ نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالےٰ کے دین پر پورا یقین و وثوق نہ ہو۔ یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ سلسلہ حقہ میں ان مخلصوں کی تعداد اتنی ہے جو دوسری جماعتوں میں ایسے لوگ تلاش کرنا پانی کو بلونا ہے۔ چنانچہ منشی محمد حنیف صاحب قریشی جو پہلی سہ ماہی میں علاقہ ارتداد میں گئے تھے۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور لکھا ہے کہ گو میں نے اپنی زندگی تین مہینہ کے لئے وقف کی تھی۔ مگر میں یہاں انہی پہلی شرائط کے ماتحت کام کرونگا۔ اور جس وقت مجھے واپس آنا ہوگا تو واپسی سے ایک مہینہ قبل اطلاع دونگا کہ میری جگہ انتظام کر لیا جائے۔

اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ میں ایسے مخلصین بے شمار ہیں۔ اور یہی سلسلہ حقہ کے منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل ہے۔

جان خود کس نمی دہد بہر کس از صدق و وفا
راست این است کہ این جنس تو ارزاں کردی

یہی وجہ ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی طبع مبارک کسی ایک آدھ ایسی مثال کو بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتی۔ جو کوئی شخص جماعت احمدیہ میں کہلاتا ہوا خدمت دین میں کمزوری دکھلائے۔ اسی لئے آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو اسی اخبار میں دوسری جگہ درج ہے۔ بعض کمزوری دکھانے والے لوگوں کے خلاف ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ جماعتوں میں کمزور بھی ہوتے ہیں۔ مگر ضرورت ہے کہ ہماری جماعت کے کمزور بھی دوسروں کے مضبوط لوگوں سے زیادہ قوی ہوں۔ اول تو یہی سمجھ میں نہیں آتا کہ زندہ جماعت میں زندہ خدا سے تعلق رکھنے والے لوگ کمزور ہی کیوں ہوں۔ بہر حال جن بھائیوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ وہ منشی محمد حنیف صاحب کے ایثار سے سبق لیں۔ اور خدمت دین کی راہ میں اپنے قدم کو آگے ڈالیں۔ پیچھے نہ رکھیں۔ کہ یہ احمدی کی شان سے بعید نہیں بعید تر ہے۔

الناظر

اخلاق محمدی حصہ اول

اس نام سے مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے (سابق سردار مہر سنگھ صاحب) نے ایک ضخیم کتاب تین جلدوں میں تالیف کرنے کا عزم کیا ہے۔ جن میں سے کتاب زیر ریویو پہلا حصہ ہے یہ حصہ بڑے سائز کے معہ ٹائٹل پیج ۲۴۲ صفحات پر ختم ہوتا ہے۔ سرسری طور پر محض عنوانات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مفید مضامین ہیں۔ کتاب کی تالیف کی غرض دیباچہ کے ان ابتدائی سطور سے واضح ہو سکتی ہے۔ کہ

"اکثر لوگ پانچ ارکان اسلام کی پابندی کو غرض و غایت زندگی سمجھتے ہیں حالانکہ ارکان اسلام تو اخلاق حسنہ کے سیکھنے کے ذرائع اور وسائل ہیں۔ جو حقیقی طور سے نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہو جاتا ہے۔ اس کے اخلاق درست ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہزاروں عورتیں اور مرد ایسے ہیں۔ کہ بیسیوں سال سے ارکان اسلام کے پابند ہیں۔ مگر روحانیت سے کورے اور اسلامی اخلاق جن کے ذریعے اصحابؓ نے دنیا کو فتح کیا تھا۔ اس سے تہیدست اور بے نصیب ہیں۔ اگر فی الواقعہ صحابہؓ کی طرح اب بھی اسلامی نور اندر باطن موجود ہو۔ تو اس سے یورپ۔ امریکہ اور ہندوستان کے کفار اپنا گل شدہ چراغ روشن کر لیتے۔ مگر جب ہمارے اندر اخلاق کا چراغ گل ہو۔ تو دوسروں کے چراغ کیسے روشن ہوں گے ہم خود ہی ہم پیاسے ہوں۔ اور ہماری اولاد بد اخلاقی کے سراب میں مثل ماہی بے آب ہو۔ تو دوسری قوموں کو سیراب کرنے کا ہمارا دعویٰ بالکل ممکن نہیں کہ شیریں چشمہ سے کفار پیاسے جا رہے ہیں اور تاریکی میں ٹھوکریں کھاتے دارالروشن گھر سے اپنا دیا روشن نہ کریں۔ اگر ہمارے پاس روحانیت کا چشمہ جاری ہو۔ اور اخلاق حسنہ سے ہمارے افراد آراستہ ہوں تو کفار کو مشرف باسلام کرنا کوئی مشکل کام نہیں۔ اسی کمی کو پورا کرنے کیلئے کتاب ہذا احیاء العلوم اور منازل العارفین وغیرہ سے مستنبط ہو کر تیار ہوئی ہے"

خدا کرے کہ مؤلف صاحب نے جس غرض سے اس کتاب کو تالیف کیا ہے۔ وہ پوری ہو۔ قیمت علاوہ محصول عمر ملنے کا پتہ:۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

کائنات کی ہر ایک چیز اپنا کام کر رہی ہے

عہد کی پابندی اصلی چیز ہے

نفاق پیشہ الگ ہو جائیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(۸ جون ۱۹۲۳ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

خدا کی مخلوق میں صداقت شعاری

اگر ہم اللہ تعالیٰ کی صنعت اور خلقت کی طرف دیکھیں تو ایک عجیب قاعدہ نظر آتا ہے۔ اس قاعدہ پر غور کرنے سے بہت سے سبق ملتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ جتنی مخلوق ہے۔ وہ سچ بولنے کی عادی ہے۔ راہ راست پر جا رہی ہے جھوٹ نہیں بولتی۔ مخلوق سے مراد وہ مخلوق نہیں جو کلام کرتی ہے۔ بلکہ وہ جو انسان نہیں۔ نہ سچ سے مراد وہ سچ ہے۔ جسے عرف عام میں ہم سچ کہتے ہیں۔ بلکہ مخلوق سے مراد بے جان مخلوق ہے۔ اور سچائی سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک رنگ پر چلتی ہے۔ دھوکہ نہیں دیتی۔ مثلاً آگ ہے۔ وہ جلاتی ہے لکڑی کا ایک گٹھڑ لاؤ۔ یا کسی اور جلانے والی چیز کا اس کو جلا ڈالیگی۔ اور لاؤ۔ اور اسپر ڈالدو وہ بھی جل جائیگا تیسرا گٹھا لاؤ وہ بھی جل جائیگا۔ اور آگ میں پانی ڈالا جائے تو وہ اس کو بجھا دیگا۔ اور تمام پانی یہی فعل کریں گے۔ تمام آگیں ایک ہی کام کرینگی۔ گرمی ایک کام کرتی ہے۔ اور سردی اپنا ایک کام کرتی ہے۔ غرض ہر ایک چیز ایک دفعہ اپنی جو حقیقت ظاہر کرتی ہے وہ حقیقۃ بدلتی نہیں۔ سردی انجماد پیدا کرتی ہے اور گرمی سے اشیاء پھیلتی ہیں۔ بیش ایک قسم کا زہر ہے۔ بیش نر تریاق ہے۔ جسکو ہمارے ہاں جدوار کہتے ہیں۔ بعض زہروں میں اس کا دینا زہر کی مضرت کو دور کرتا ہے۔ یہ تو ممکن ہے کہ ہم ان زہروں کی شناخت میں دھوکا کھا جائیں لیکن یہ نہیں کہ اس کا اثر نہ ہو۔ اگر صحیح طور پر دیا جائے۔ مثلاً تصویر پر جو آگ بنائی گئی ہو۔ اسپر اگر پانی ڈالا جائیگا۔ تو آگ نہیں بجھیگی۔ البتہ وہ تصویر خراب ہو جائیگی۔ اس سے ثابت ہوا کہ پانی کی تاثیر تو موجود ہے۔ مگر اس کا محل استعمال غلط ہو گیا۔ اسی طرح نربیش کا اگر فائدہ نہ ہو تو اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اس سے فائدہ نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے اس زہر میں نہ دیا جس میں اس کا دیا جانا مفید ہوتا ہے۔ یا مثلاً کونین بعض قسم کے بخاروں میں مفید ہوتی ہے۔ ہر ایک بخار میں نہیں۔ جس میں فائدہ کرتی ہے۔ اسمیں مفید ہوتی ہے۔ اگر کونین کسی بخار میں فائدہ نہیں ظاہر کرتی تو اس کے یہ معنے نہیں کہ کونین مفید نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس بخار کی صحیح تشخیص نہیں ہوئی۔

صداقت شعاری کے فوائد

غرض اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعہ روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوتا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہجاتی تو کس طرح مشکل پڑتی۔ آج جس طرح ایک جاہل سے بھی جاہل روٹی یقین سے پکاتا ہے۔ اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا۔ اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈک پہنچانے کی بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔

ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے۔ اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہوگا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اسکو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائیگا تو وہ گوندھا جائیگا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے۔ اور اسکو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے۔ تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو اور بھڑکاتا اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔ تو کون ہے جو اس کو پینے کی جرأت کرے گا۔

عدم صداقت شعاری کے نقصان

پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہے۔ اور وہی کام کرتی ہے۔ جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً تاجروں کا دیوالہ کیوں نکلتا ہے۔ اس لئے کہ لوگ ادھار لیتے ہیں اور وقت مقررہ پر نہیں دیتے۔ اس لئے سوداگر کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ گورنمنٹ کمزور کیوں ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس کو ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ رعایا کیوں کمزور ہوتی ہے اس لئے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی۔ دوسرے کام کیوں خراب ہوتے ہیں۔ کہ افسر اپنی ذمہ واری کو ادا نہیں کرتے۔ اور ماتحت اپنے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب تک ہر ایک شخص اسی قانون پر عمل کرے جو قانون عام نظر آتا ہے۔ کہ ہر ایک چیز اپنا فرض ادا کرے۔ تو کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔

عہد بیعت کی پابندی

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے

عہد بیعت پر قائم ہو۔ وہ ہلاک نہیں ہوتا۔ دنیا میں ہر ایک سچا سلسلہ ایک شخص سے چلا ہے۔ جو شخص خدا سے اقرار کرتا اور اسکو نبھاتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا سے اقرار کیا۔ اور پھر اس عہد کو نبھایا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایک دنیا ان کی طرف کھنچ کر آگئی۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس عہد کی پابندی نہ کرتے۔ جو آپ نے خدا سے کیا تھا۔ تو لاکھوں انسان کیسے کھنچ سکتے تھے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں صدق کی طاقت بدرجہ کمال تھی۔ اور آپ کے صدق نے لاکھوں کو کھینچ لیا تھا۔ غور کرو۔ لوہے کی ایک لٹھ جس قدر بوجھ اٹھا سکتی ہے۔ جھاڑو کے ہزار تنکے اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔ اسی طرح جو لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ وہ دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ فرق یہی ہے کہ دوسروں میں اس بات کی کمی ہوتی ہے ؎

احد کی جنگ میں نتیجہ کیا ہوا تھا۔ اور کیوں ہوا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچی۔ اور صحابہ کو بھی سخت تکلیف کا سامنا ہوا اسلئے کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی۔ اسی کا یہ نتیجہ خراب تھا ؎

ہماری جماعت کے بعض لوگوں کی کمزوری

ہماری جماعت بھی ایک عظیم الشان کام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ یاد رکھو تمہارے منہ کی باتیں اور اخلاص کا اظہار تمہیں کامیاب نہیں کریگا جب تک ان اصول حقہ کی اور اقرار بیعت کی پابندی نہ کرو۔ جس طرح کونین سفید نہیں ہو سکتی۔ جب تک اسی بخار میں نہ دی جائے۔ جس میں مفید ہو سکتی ہے اسی طرح تمہارا اخلاص کا اظہار بے اثر ہو گا۔ اگر تم اخلاص کے پابند نہ ہو گے۔

افسوس ہے کہ بہت لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے زندگیاں وقف کرنے کے لئے لوگ آگے بڑھے مگر اب جبکہ محکمہ نے ان کو بلایا۔ تو بعض خاموش ہو گئے۔ خط کا جواب بھی نہ دیا۔ اور کچھ نے عذر کیا کہ ہم اسوقت نہیں جا سکتے۔ کیا ایسی فوج کے ساتھ کوئی جرنیل میدان میں جا سکتا ہے حالانکہ فوج کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ کوئی عذر نہیں سنا جاتا۔ اور اسلام بھی کہتا ہے۔ کانھم بنیان مرصوص۔ اگر میدان سے آنیوالوں کی جگہ پر پورے آدمی نہ جائیں۔ تو ہمیں تین مہینہ کام کرنے کا کیا فائدہ ملیگا ؎

یاد رکھو کوئی کامیابی نہیں ہو سکتی۔ جب تک فوجی نظام کے ماتحت ہم کام نہ کریں۔ پس یہ افسوس کی بات ہے کہ بعض لوگوں نے یہ غلط طریق اختیار کیا ہے۔ قربانی کا وقت وہی ہوتا ہے۔ جب اس کی ضرورت ہو۔ اور کچھ چھوڑنا پڑے۔ ورنہ قربانی کی کیا ضرورت ہے۔ بیفائدہ عذر بنانے سے کہیں قربانی ہوا کرتی ہے۔ ایک شخص نے زندگی وقف کی ہے۔ انکو افسر نے بلایا کہ تمہیں جانا چاہیئے۔ اس نے کہا کہ میں تو چار سال سے بیمار ہوں۔ اس شخص کا نام نہ پیش کرنا ہزار درجہ بہتر تھا۔ بہ نسبت اس کے کہ اس نے یہ جواب دیا۔ ہم نے جب اعلان کیا تھا۔ تو کیا ہم چاہتے تھے کہ جماعت کے بیمار اور اندھے لولے لنگڑے زندگی وقف کر دیں کہ انکو ہم بھیجدیں ؎

ایسے لوگ جماعت کے دشمن ہیں

ایسے لوگ جماعت کے دشمن ہیں اور ایسے لوگوں کی موجودگی میں کبھی کامیابی نہیں ہو سکتی کیا وہ ماں باپ اپنے بچوں کے دشمن ہونگے یا دوست جو بچوں کو سفر پر جاتے ہوئے کھوٹے روپیہ دیدیں کہ جہاں وہ جائیں۔ اور کچھ خریدنے لگیں۔ پکڑے جائیں۔ یقیناً ایسے ماں باپ بچوں کے دشمن ہیں۔ ہاں وہ ماں باپ بچے کے دوست ہیں۔ جو بچے کو صاف طور پر کہدیں کہ ہمارے پاس کچھ نہیں۔ جو ہم تم کو دیں۔ کیا کوئی جرنیل محض اسلئے خوش ہو سکتا ہے کہ اس کے پاس بڑی فوج ہے۔ حالانکہ اس کی حالت یہ ہو کہ وہ وقت پر ہتھیار ڈالدے۔ ایسے لوگ جماعت کے دشمن ہیں۔ ایسے لوگ مستحق ہیں کہ انکو سزا دیجائے۔ یہ لوگ نفاق سے نام دیتے ہیں۔ ان کو کس نے مجبور کیا تھا کہ وہ نام دیں۔ تاکہ ان کی شہرت ہو ؎

میدان ارتداد میں ایک شخص کی کمزوری

ایک شخص وہاں گیا ہوا ہے اس نے لکھا ہے کہ مجھے دفتر میں لگایا ہوا ہے۔ میں کسی طرح کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میرا بچہ بیمار ہے۔ کیا یہ شخص اگر فوج میں ملازم ہوتا۔ تو اسطرح کہہ سکتا تھا کہ اگر اس کے سارے رشتہ دار مر جاتے۔ تب بھی کچھ نہ ہوتا۔ کیا اسکے یہ معنے نہیں کہ وہ تلوار کے ڈر سے تو کام کر سکتے ہیں لیکن اخلاص سے کام نہیں کر سکتے۔ ایسے منافق طبع لوگوں کی سلسلہ کو ضرورت نہیں جب تک خلوص کیلئے تلوار سے زیادہ جذبہ خدمت دین نہ ہو تو کوئی مستحق انعام نہیں ہو سکتا ؎

ضروری ہے کہ پابندی عہد ہو

میں نصیحت کرتا ہوں کہ دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا کچھ بھی نتیجہ خیز نہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑینگے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

اگر وہ ظالم ظلم نہیں چھوڑتا۔ تو میں اپنی بے پروائی اور استغنا کی حالت کو کیوں ترک کروں۔ اور اس طرح اس کے سامنے ذلیل ہوں۔ وہ اگر اپنے ظلم پر پختہ ہے تو میں بے پروائی پر پختہ رہوں گا۔ پس وہ شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور مومن نہیں کہلا سکتا۔ جب تک وہ اپنے عہد پر قائم نہ ہو۔ کیونکہ مومن وہ ہے جو خدا کیلئے نکلتا ہے اس کا فرض ہے۔ کہ آگے آئے اور پیچھے قدم نہ رکھے۔ اگر وہ قدم آگے رکھ کر پیچھے ہٹاتا ہے۔ تو یہ اس کیلئے قابل شرم ہے۔

پس چاہیئے کہ اپنا رویہ بدلو۔ ورنہ ایسا ایمان خدا کے سامنے قیامت کے دن کام نہیں آئیگا۔ ایسی باتوں سے تم خدا کو دھوکا نہیں دے سکتے۔ بلکہ اپنی جانوں کو دھوکے میں مبتلا کرتے ہو۔ خدا اسی کی قدر کریگا جو خالص ہے۔ جسمیں عزت طلبی کا مادہ ہے۔ وہ اس میدان میں نہیں آسکتا۔ پس اپنے ایمان کی ترقی کی فکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر فضل کرے۔ اور تمہاری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ جو طاقتور ہیں۔ انکو کام کی توفیق دے اور ارادوں کے پورا کرنے کی توفیق دے ؎ آمین

رپورٹ بک ڈپو لغایت یکم اکتوبر ۲۲ء

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ناظم صاحب بک ڈپو کی طرف سے بک ڈپو تالیف واشاعت کی سالانہ رپورٹ لغایت یکم اکتوبر ۲۲ء گذشتہ نومبر میں دفتر ہذا میں موصول ہو چکی تھی۔ مگر اسے اس لئے جلدی شائع نہیں کیا جا سکا کہ مجلس شوریٰ نے پسند کیا۔ کہ ناظر صاحب بیت المال مع محاسب صاحب اس کے حسابات کا چیک کر کے دیکھ لیں کہ نفع یقینی ہے۔ اور اس چیک کو انہوں نے فروری ۱۹۲۳ء میں ختم کیا۔ اس کے بعد ناظم صاحب بک ڈپو نے اور غیر جانبدار اشخاص سے حسابات پڑتال کرانے کی ضرورت کو محسوس کیا۔ چنانچہ پھر دوسری دفعہ چیک کرانے کے بعد یقینی نتیجہ پڑتال حسب ذیل ہے۔

بک ڈپو تالیف واشاعت کی تاسیس کے لئے تحریک تو ۱۹۲۱ء کے آخر اکتوبر سے ہی اٹھائی گئی تھی۔ مگر اس کی کتابوں کی طباعت وبکری کا باقاعدہ انتظام اپریل ۱۹۲۲ء میں شروع ہوا تھا اس لئے یہ رپورٹ ناظم صاحب بک ڈپو سابق کی فی الحقیقت پورے سال کی نہیں ہو گی۔ بلکہ نصف سال کی کارگذاری کے متعلق ہے۔

زین العابدین ناظر تالیف واشاعت قادیان

مکرم برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پیشتر اس کے کہ میں بک ڈپو تالیف واشاعت کے کل نفع اور حصہ رسدی منافع کا اعلان کروں مختصر رپورٹ کارگذاری سالانہ جو ۳۰ر ستمبر ۲۲ء کو ختم ہوتی ہے۔ پیش کرتا ہوں۔ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۲۱ء کو قومی سرمایہ سے ایک ایسے بک ڈپو کی بنیاد ڈالنے کی تحریک کی گئی تھی۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی و دیگر خلفاء و علماء سلسلہ کی کتب کی طباعت واشاعت کی اہم ذمہ داری کو پورا کرے۔

اس تحریک کے ماتحت پہلی ہی سہ ماہی میں مبلغ تیرہ ۱۳ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اور اسی سہ ماہی میں کتابت وطباعت کا کام شروع کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ ۱۹۲۲ء کے سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی معرکۃ الآراء تصنیف آئینہ صداقت وتقریر ملائکۃ اللہ چھپ کر تیار ہو گئی تھیں۔

جنوری ۱۹۲۲ء میں تریاق القلوب کے لکھوانے کا انتظام شروع کر دیا تھا۔ میں خیال کہ سرمایہ یونہی پڑا نہ رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بک ڈپو خریدنے کی تجویز قرار پائی۔ جو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے ۲۲ر فروری ۱۹۲۲ء کو مبلغ پانچ ہزار چھیالیس روپے پندرہ آنہ کو خرید لیا گیا۔ اور اس طرح پر ایک ہی وقت میں بکری اور طباعت کا کام شروع ہو گیا ۱۵ر مارچ ۱۹۲۲ء کو صیغہ بک ڈپو تالیف واشاعت کے چارج لینے کا مجھے حکم ہوا اور میں نے ناظر تالیف واشاعت جو اس وقت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے تھے اور جناب منشی محمد اشرف صاحب محاسب بیت المال کی مدد سے برابر ڈیڑھ ماہ بک ڈپو کی آمد وخرچ کے حسابات کو منضبط کرنے اور ان کے لئے علیحدہ علیحدہ رجسٹر کھلوانے وغیرہ میں صرف اور خرید کردہ کتب کو محفوظ صورت میں لانے میں صرف ہوا۔ اور کام درحقیقت اپریل ۱۹۲۲ء میں شروع ہوا تھا۔

اس وقت تک اس سرمایہ میں سے خرچ ۶-۵-۵۹۳۵ روپے تھا۔ جس میں بک ڈپو کی خرید کردہ کتب کی قیمت اور آئینہ صداقت وملائکۃ اللہ کی طباعت وغیرہ کے اخراجات شامل تھے۔ اور اس کے بالمقابل بکری ۱۱۵ روپے ۱۵ آنے ۹ پائی کی تھی۔ اور اپریل سے لے کر آخر ستمبر تک جو کام ہوا ہے۔ اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ تجلید کتابت وطباعت کے ماتحت ۹ کتابیں چھپی ہیں:۔

تحفہ ویلز انگریزی بار اول۔ تحفہ اردو بار اول
تحفہ انگریزی بار دوم۔ تحفہ اردو بار دوم
تریاق القلوب۔ تجلیات الہیہ۔ تحفہ قیصرہ۔
ضمیمہ تریاق۔ انجام آتھم۔ ٹائٹل سخن وفراد

ان کتابوں کی طباعت وتجلید وغیرہ پر کل خرچ پانچ ہزار دوسو بارہ روپے تیرہ آنہ ۳ پائی ہوا ہے۔ اور میں بتلا چکا ہوں کہ ملائکۃ اللہ وآئینہ صداقت پر آٹھ سو چھبیس روپے گیارہ آنے چھ پائی خرچ ہوا تھا۔ گویا کل خرچ جو طباعت وغیرہ پر ہوا وہ ۹-۸-۶۰۳۸ روپے ہوا۔ اور خرید کردہ کتب کی قیمت (جو حضرت میاں بشیر احمد صاحب و دیگر دکانداروں و دفتروں سے خریدیں) جو ۹-۱۳-۶۴۴۴ ہوتی ہے اسے ملا کر کل ۶-۶-۱۲۴۸۳ ہو گئے۔ اور زیر طبع کتب پر ۲ر-۹-۳۳۹ خرچ ہو چکے تھے۔ اسے بھی مندرجہ بالا خرچ کے ساتھ شامل کر لیں تو ۶-۵-۱۳۱۴۶ ہو جاتے ہیں۔ ان اخراجات کے علاوہ سائر اخراجات وعملہ وغیرہ پر جو خرچ ہوا ہے۔ وہ مبلغ ۱۵ر-۷۸۲ روپے اور ۱۱ر-۹۵ روپے کل تیرہ ہزار چھ چونتالیس روپے دو آنہ ۶ پائی ہوا۔

اس کے بالمقابل بک ڈپو تالیف واشاعت میں بارہ ہزار تین سو چھ روپے سات آنہ چار پائی لاگت کی کتب ستمبر کے آخر تک موجود ہو گئی تھیں جن کے ذریعہ سے بکری کا کام کیا گیا۔ اور آخر ستمبر تک

پائی ۰ — آنے ۱۲ر — ۳۲۲۷ روپے

کی بکری ہوئی۔ اور باقیماندہ کتب کی قیمت

پائی ۵ — ۱۱ر — ۳-۶۵ روپے

ہے۔ ان پر کمیشن جو دیا گیا ہے وہ

پائی ۹ — ۵ر — ۵۴۳ روپے ہے اور

آخر ستمبر کی کارگذاری و اخراجات و نقدی کا گوشوارہ حسب ذیل ہے ۔

لاگت زیر طبع	۳۳۹-۲-۰
پیشگی	۳۰۷۷-۵-۳
قیمت کتب موجودہ بحساب لاگت	۶۵۰۳-۱۱-۵
نقد موجود	۱۳۱۲۹-۵-۳
واجب الوصول از فروختگی کتب آخر ستمبر	۲۱۴۰-۳-۰
واجب الوصول حصہ ڈاکٹر گوہردین صاحب جو انہوں نے بھیجدیا تھا ۔ مگر بنک پر ہمیں موصول نہیں ہوا ۔	۵۰-۰-۰
واجب الوصول از تالیف و اشاعت بابت تنخواہ عملہ و کرایہ دکان	۲۹۲-۰-۰
میزان	۲۵۵۳۱-۱۰-۱۱
سرمایہ حصہ داران مع حصہ ڈاکٹر گوہردین صاحب	۲۳۶۵۴-۰-۰
	۱۸۷۷-۱۰-۱۱
کل سرمایہ حصہ داران مع حصہ ڈاکٹر گوہردین صاحب	۲۳۶۵۴-۰-۰

اس لئے خام نفع ۱۸۷۷-۱۰-۱۱ روپیہ ہے اس میں سے ۴۵۱-۵-۰ روپیہ مد زکوۃ میں دیدئے گئے اور ۶۲ روپیہ کمیشن منیجر کے نکال کر باقی نفع جو قابل تقسیم رہتا ہے ۔ وہ کل ۱۲۶۴-۵-۱۱ روپیہ ہوتا ہے اعلان شدہ قواعد کے مطابق تقسیم منافع یوں ہے ۔

حصہ بک ڈپو تالیف و اشاعت بحساب ۵ فیصدی	۶۳-۰-۰
حصہ تالیف و اشاعت بحساب ۷½ فیصدی	۹۴-۱۲-۰
حصہ قابل تقسیم حصہ داران	۵۹۴-۱۲-۰
ریزرو فنڈ	۷۴-۱۳-۰

حصہ داروں میں اس نفع کو تقسیم کرنے کیلئے یہ اصول قرار پا گیا ہے کہ وہ دوست جنہوں نے پہلے سہ ماہی میں اپنے حصوں کو جسقدر مکمل کر دیا تھا ۔ انہیں پورا دیا جائیگا ۔ اور جن دوستوں نے دوسری سہ ماہی میں اپنے حصوں کو پورا کیا تھا ۔ انہیں نصف نصف اور باقیوں کو کچھ نہیں ۔ پہلی سہ ماہی میں آیا تھا اور دوسری سہ ماہی ۸۰۰ روپیہ اور تیسری سہ ماہی میں ۱۵۲۵ روپیہ اور چوتھی میں ۱۱۰۰ روپیہ آئے تھے ۔ لہذا شرح منافع پورے سال والوں کو ۳-۶-۰ روپیہ اور نصف سال والوں کو ۱-۱۱-۰ روپیہ فی سینکڑہ ہوا ۔ ممکن ہے کہ بعض دوستوں کو خیال ہو کہ اسقدر قلیل نفع کیوں ہوا ۔ ایسے دوستوں کو تین امور کو مد نظر رکھنا چاہئیے ۔

اوّل :۔ یہ کہ نفع مذکور درحقیقت اس کام پر ہے جو درحقیقت گذشتہ سال کے اپریل سے لیکر ستمبر تک ہوا ۔ یعنی چھ ماہ کی کارگذاری میں سے بہت سا وقت ابتدائی تجربہ میں ہی گذرا ہے ۔

دوم :۔ گوشوارہ کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگا ۔ کہ کل قیمت فروخت شدہ جس پر یہ نفع آیا ہے ۔ وہ ۵۶۲۱-۱۴-۶ روپیہ ہے ۔ اس میں سے مبلغ ۲۴۴۰-۰-۸ روپیہ تحفہ انگریزی بار اول کی قیمت فروخت ہے ۔ جس کی لاگت ۲۳۱۲-۱-۹ روپیہ تھی ۔ ان پر نفع جو آیا وہ تقریباً ۱۲۸ روپیہ ہوا ۔ یعنی پانچ فیصدی اور یہ نفع اس لئے تھوڑا رکھا گیا تھا ۔ کہ اس کی طباعت کے لئے خاص اہتمام بھی کیا گیا تھا ۔ اور اسمیں خرچ غیر معمولی طور پر زیادہ ہو گیا تھا ۔ اس کا بھی اثر عام نفع پر بہت پڑا ہے ۔

تیسرا امر قابل توجہ یہ ہے کہ ابھی بک ڈپو حصہ داران کا سرمایہ جسکا نکاس ابھی نہیں ہوا اس کی قیمت فروخت مبلغ ۱۳۰۸۵-۱۱-۹ ہے اور اس کا نکاس احباب جماعت کے ہمتوں پر ہی منحصر ہے ۔ جسقدر زیادہ وہ اشاعت میں مدد دینگے ۔ اسی قدر زیادہ نفع کی زیادہ امید ہے ۔

زین العابدین

بقیہ صفحہ ۱

مرمت کرادی گئی ہیں ۔ آئندہ مرمت کیلئے بھی انشاء اللہ اور روپیہ بھیجدیا جائیگا ۔

ملکانہ فنڈ

میں جماعت احمدیہ لاہور کا حصہ

اللہ تعالیٰ کا ہزار و ہزار شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و رحم سے ہمیں یہ توفیق دی ۔ کہ ہم تبلیغ و اشاعت اسلام میں حصہ لے سکیں ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خواہش کو پورا کر سکیں ۔ مجلس مشاورت پر ملکانہ راجپوتوں میں تبلیغ کیلئے جب فراہمی چندہ کا سوال اٹھا ۔ تو حضرت صاحب نے یہی پسند فرمایا تھا ۔ کہ اس غرض کے لئے صرف ان دوستوں سے چندہ لیا جائے ۔ جو سو یا سو سے زیادہ چندہ دے سکتے ہوں ۔ سو سے کم نہ لیا جاوے ۔ سو الحمد للہ کہ جماعت لاہور کے مفصلہ ذیل احباب نے [illegible] اپنا چندہ ادا کر دیا ہے ۔ جو قادیان بھیجا جا چکا ہے ۔

۱۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر	۲۵۰
۲۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی	یکصد
۳۔ خاکسار عبد الحمید	یکصد
۴۔ شیخ عبد القادر صاحب	یکصد
۵۔ میاں محمد ابراہیم صاحب	یکصد
۶۔ میاں علی محمد صاحب	یکصد
۷۔ شیخ محمد اکرام صاحب	یکصد
۸۔ میاں محمد صاحب	یکصد
۹۔ حافظ عبد الجلیل صاحب	یکصد
۱۰۔ بابو عطاء اللہ صاحب	یکصد
۱۱۔ جمعدار کرم داد خانصاحب	یکصد
۱۲۔ رسالدار تاج محمد صاحب	یکصد
۱۳۔ بابو فخر الدین صاحب	یکصد
۱۴۔ نائک مہر خانصاحب	یکصد

ان کے علاوہ مفصلہ ذیل دوستوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں ۔ جو انشاء اللہ جلد وصول ہو جائینگے ۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بھی بڑھ بڑھ کر تبلیغ اسلام میں حصہ لینے کی توفیق بخشے ۔ اور ان دوستوں کو جنہوں نے اس کار خیر میں حصہ لیا ہے اپنے فضل سے مالا مال کر دے

خاکسار عبد الحمید خان نائب سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور

۱۔ سید دلاور شاہ صاحب	یکصد
۲۔ مستری محمد موسےٰ صاحب	یکصد
۳۔ بابو محمد صادق صاحب	یکصد
۴۔ ڈاکٹر نور محمد صاحب	یکصد
۵۔ سید محمد اشرف صاحب	یکصد
۔ چودہری حق نواز صاحب	یکصد
میزان	[illegible]

گویا کل مبلغ [illegible] کے وعدے تھے جنمیں سے مبلغ پندرہ سو پچاس وصول ہو چکے اور قادیان بھیجے جا چکے ہیں۔ باقی رقم بھی وصول ہونے پر انشاء اللہ جلد بھیجدی جاویگی۔

بعد ازاں مبلغین کیلئے بائیسکلوں کی ضرورت ظاہر کی گئی اس میں بھی جماعت لاہور نے خدا کے فضل سے کافی حصہ لیا۔ چھ بائیسکلیں آگرہ بھیجی جا چکی ہیں۔ چھ اور جمع ہو گئی ہیں۔ وہ انشاء اللہ اس ہفتہ بھیجدی جاوینگی جن دوستوں نے ابھی [illegible] ہیں [illegible] ان کو لازماً خود تکلیف اٹھانی پڑی ہوگی۔ یہ قربانی کی سپرٹ اللہ تعالےٰ سب احمدیوں میں پیدا کرے۔ ان دوستوں نے بائیسکلیں بالکل مفت دی ہیں اور ہمیشہ کیلئے دیدی ہیں۔ سوائے شیخ محمد اکرام صاحب کے جنہوں نے اپنی بائیسکل صرف تین ماہ کیلئے دی ہے۔ ان اصحاب کے نام جنہوں نے اپنی بائیسکلیں دی ہیں یہ ہیں۔

۱۔ بابو نذیر محمد صاحب	تین (بالکل نئی)
۲۔ خاکسار عبد الحمید	یک
۳۔ شیخ عبد القادر صاحب	یک
۴۔ میاں عبد اللہ صاحب	یک
۵۔ میاں حسن دین صاحب	یک
۶۔ مستری محمد موسےٰ صاحب	یک
۷۔ بابو غلام محمد صاحب	یک
۸۔ بابو محب الرحمٰن صاحب	یک
۹۔ شیخ محمد اکرام صاحب	یک
۱۰۔ نامعلوم شخص	یک
کل ۱۲ عدد	

جو بائیسکلیں قابل مرمت تھیں۔ وہ یہاں اچھی طرح

(باقی صفحہ ۹ کے ۲ میں دیکھیں)

ناظر بیت المال کا ضروری اعلان

میں نے ایک چٹھی کے ذریعہ جماعت کے معزز کارکنان کی خدمت میں نہایت ضروری عرض کی تھی۔ کہ وہ اپنے اپنے زمیندار علاقہ سے چندہ فصلانہ باقاعدہ وصول فرمادیں۔ کیونکہ فصل کا موقع اب ہوتا ہے۔ اور اس میں خصوصیت سے عرض کی تھی۔ کہ احباب اس کے جواب سے مطلع فرمادیں۔ تاکہ مجھے علم ہو جائے کہ کام کس طرح ہو رہا ہے۔ لیکن اب تک سوائے چند احباب کے کسی نے جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ خصوصاً زمیندار کارکنان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہر ایک پیداوار جنس پر شرح کے مطابق چندہ فصلانہ وصول فرمادیں۔ اور جہاں تک ہو سکے وصولی باقاعدہ ہونی چاہیئے۔ بعد وصولی جنس فروخت کرکے معہ تفصیل کہ ہر جماعت کا نام لکھکر جس کے ذریعہ یہ رقم جمع ہوگی۔ روپیہ ارسال کیا جاوے۔ امید ہے کہ احباب پوری مستعدی اور سرعت کیساتھ اس کام کو انجام دینے کی کوشش فرماوینگے۔ کیونکہ وقت بالکل تنگ ہے۔ میں ضلع سیالکوٹ۔ لائل پور۔ گجرات۔ شاہپور۔ ہوشیارپور۔ جالندھر۔ جہلم۔ ملتان۔ منٹگمری۔ گوجرانوالہ۔ حیدرآباد سندھ۔ ریاست پٹیالہ۔ وغیرہ وغیرہ جماعتوں کے کارکنوں کی خدمت میں خصوصیت سے عرض کرتا ہوں۔

اس کے ساتھ ہی اس امر کی طرف بھی توجہ دلانی ضروری سمجھتا ہوں کہ سال ختم ہونے والا ہے۔ تمام جماعتوں کو اپنے اپنے سالانہ بجٹ پورے کرنے کیلئے خاص کوشش فرمانی چاہیئے۔ کیونکہ بجٹ کا پورا نہ ہونا بہت سی مشکلات پیدا کر دیتا ہے۔ والسلام

خاکسار عبدالرحمن مصری قائم مقام ناظر بیت المال قادیان

اعلان بغرض اطلاع خریداران اراضی ریاست بہاولپور

ماہ اپریل ۱۹۲۳ء میں حصول اراضی ریاست بہاولپور کے لئے جناب ریوینیو منسٹر ریاست مذکور کی خدمت میں عرض کرکے چار ہزار مربعہ جات عطا کئے جانے کی درخواست کی تھی۔ اور شرائط حصول اراضی کا منجانب ریاست موصول ہونے کا انتظار تھا۔ جس سے فرداً فرداً احباب کو مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ مگر آج صاحب منسٹر کی چٹھی موصول ہوئی ہے۔ جس کے ذریعہ وہ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ شرائط ابھی تک مقرر نہیں ہوئی ہیں۔ جب شرائط مقرر ہونگی۔ اسوقت بذریعہ اعلان شائع کر دیا جاویگا۔ لہذا احباب کچھ عرصہ اور منتظر رہیں۔ فقط ۱۱ جون ۱۹۲۳ء ناظر امور عامہ قادیان

احمدی گریجویٹ توجہ فرماویں

جملہ احمدی گریجوایٹس پنجاب یونیورسٹی کو جو آٹھ سال ختم کر چکے ہیں اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام و پتہ و تاریخ حاصل کرنے ڈگری سے بہت جلد دفتر ہذا میں اطلاع بھیجیں۔

نیز ایسے احمدی گریجویٹ بہت جلد اپنا نام رجسٹرڈ ووٹرز میں درج کرانے کے لئے اپنی درخواست بنام رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی لکھکر جناب شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور کی خدمت میں بھیجدیں۔ وہ خود پنجاب یونیورسٹی میں نام درج کرادیں گے۔ انشاءاللہ۔ جملہ سکرٹری صاحبان انجمن احمدیہ کو تاکید ہے۔ کہ وہ اس اعلان کو اپنی اپنی جماعتوں میں اچھی طرح اشاعت کرکے تعمیل کرادیں۔ اور احمدی گریجوایٹس کو سمجھادیں۔ کہ ووٹ احمدی گریجویٹ کے محفوظ رہینگے۔ بغیر مشورہ ناظر امور عامہ کے ووٹ دینے کا وعدہ نہ کیا جاوے۔ ناظر امور عامہ قادیان

تقرر سکرٹری امور عامہ

جماعت احمدیہ منصوری کے لئے سید عبدالحی صاحب پسر حافظ سید عبدالمجید صاحب کمرشل ہاؤس منصوری کو سکرٹری امور عامہ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب مطلع ہوں۔

نیز جن جن انجمنوں میں ابھی تک امور عامہ کے سکرٹری مقرر نہ ہوئے ہوں۔ جلسہ منتخب کرکے ان کے نام منظوری کے لئے میرے پاس بھیجدیں۔ تمام انجمنوں میں امور عامہ کے سکرٹری مقرر نہ ہونے کی وجہ سے امور عامہ کا کام ابھی وسیع پیمانہ پر جاری نہیں ہوا۔ سکرٹری و پریذیڈنٹ انجمنہائے جلد توجہ فرمادیں۔ محمد زین العابدین ناظر امور عامہ قادیان

"قاطع الانف"

ہر طرف سے قاطع الانف جو کہ اخویم قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی احمدی نے شیعوں کے اشتہار راغم الانف کے جواب میں لکھی ہے۔ کی مطالبہ کے خطوط آرہے ہیں اطلاعاً عرض ہے کہ ہمارے پاس اس کی کوئی کاپی نہیں ہے۔ ہاں تجویز ہے کہ اس اشتہار کو بصورت ٹریکٹ شائع کیا جاوے۔

تمام احباب کے ایڈریس نقل کر لئے گئے ہیں۔ شائع ہونے پر انشاءاللہ تعالےٰ ان کی خدمت میں روانہ کئے جاویں گے۔ نیز جو احباب خود اس اشتہار کو اپنے اخراجات پر شائع کرانا چاہیں۔ وہ کرا سکتے ہیں لیکن بدیں شرط کہ مضمون اشتہار میں کوئی ترمیم و تنسیخ نہ کی جاوے۔ اور شائع ہونے پر چند کاپیاں انجمن احمدیہ پشاور کے دفتر میں روانہ کی جاویں۔ احقر محمد نذیر فاروقی احمدی تبلیغی سکرٹری پشاور

تقرر امراء

حافظ سید عبدالمجید صاحب جو جماعت منصوری کے سکرٹری تھے۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے وہاں کی جماعت کا امیر مقرر فرمایا ہے۔

قائم مقام ناظر امور عامہ قادیان

۹ جون ۱۹۲۳ء

جماعت احمدیہ قادیان اور انسداد فتنہ ارتداد

ریاست بھرتپور میں ملکانہ مسلمانوں پر سختیاں

عنوان بالا سے معزز اسلامی ہمعصر پیسہ ۸ رجون کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ دو گذشتہ اشاعت میں مرزا شریف احمد صاحب ناظر انسداد ارتداد قادیان کی ایک مراسلت نذر ناظرین کیگئی ہے۔ اور ایک ایک مراسلت امیر وفد انجمن خدام الصوفیہ علی پور سیدان کی نذر ہے۔ ان دونوں میں شکایت کی گئی ہے۔ کہ ریاست بھرتپور کے بعض عمال ارتداد سے برگشتہ ہو کر بھر حلقہ بگوش اسلام ہونیوالے ملکانہ راجپوتوں پر بیجا سختیاں کی جارہی ہیں۔ الغرض کہ وہ کیوں ہمیشہ کیلئے مرتد نہیں ہو جاتے۔ ان کو ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ ان کو قید و سزا کا خوف دلایا جاتا ہے ریاست کے حکام و عمال اور اکرن کے سٹیشن ماسٹر کے ہاتھوں سے ان کو سخت تکلیف و اذیت پہنچ رہی ہے ان کی کھیتاں تباہ کی جارہی ہیں۔ ان کا پانی بند کیا جارہا ہے۔ اور ان کو ڈاکہ و سرقہ کے مقدمات میں پھنسانے کے لئے منصوبے باندھے جارہے ہیں۔ مہاراجہ صاحب بھرتپور شملہ میں تشریف رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ عمال ریاست کے نام خاص بدر فوری حکم جاری کریں۔ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ سختیوں سے باز آ جائیں اور ساتھ ہی مہاراجہ صاحب کیطرف سے اعلان کرایا جائے۔ کہ مسلمانوں پر سختیاں کرنے والے حکام ریاست کے ساتھ قانونی سلوک کیا جائیگا۔ پیسہ ۸ رجون ۲۳ء

حلقہ ارتداد میں عملاً اسلام کا اختلاف

عنوان بالا سے معزز معاصر زمیندار ۸ رجون کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ آج چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے کی طرف سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دیوبند اور سہارنپور کے مبلغین احمدی مبلغین کے ساتھ کچھ اچھا سلوک نہیں کرتے اور جہاں کہیں تصادم کا احتمال ہوتا ہے۔ وہاں سے احمدی مبلغین واپس بلالئے جاتے ہیں۔

اگر یہ اطلاع درست ہے تو یہ صورت حالات بنہایت افسوسناک ہے۔ خدا جانے ہمارے ان رہنمایان دین اور پیشوایان مذہب کو ملت بیضا اسلامیہ کے مقاصد عالیہ کا کس دن احساس ہوگا۔ اور یہ باہمی اختلاف کے شرارے کس دن سرد ہوں گے۔ فتنہ ارتداد کی آگ کئی مہینہ سے بھڑک رہی ہے۔ برادران ہنود نہایت اتفاق و اتحاد سے سرگرم عمل ہیں۔ لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ آج تک باوجود شدید کوشش کے تبلیغ و اشاعت اسلام اور انسداد ارتداد کے کام نے کوئی منتظم صورت اختیار نہیں کی اور مسلمانوں کی ساری طاقتیں ایک جگہ مجتمع نہیں ہو سکیں۔ ایک طرف مجلس نمایندگان تبلیغ ہے۔ جس کے ماتحت متعدد مقامات کی انجمنوں کے مبلغین کام کر رہے ہیں۔ دوسری طرف رضائے مصطفےٰ ہے۔ جس کے ماتحت آٹھ دس اراکین اپنے مبلغین سے کام لے رہی ہیں تیسری طرف احمدی ہیں۔ اس تمام اختلاف وافتراق اور عدم تنظیم کی تمام تر ذمہ داری ہمارے علمائے کرام پر عائد ہوتی ہیں۔ اور اگر محض اختلاف کی وجہ سے کام کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے تو اس کا بھی سارا الزام بجا طور پر علماء ہی کے سر پر ہے۔ کیا جمعیت العلماء ہند۔ انجمن دعوت و تبلیغ۔ مبلغین دیوبند انجمن ہدایت الاسلام جماعت رضائے مصطفےٰ۔ انجمن اشاعت اسلام قادیان اور دیگر اسلامی انجمنیں خدا کی وحدانیت محمد رسول اللہ کی رسالت کلام الٰہی کی حقانیت اور قیامت کے ظہور جیسے سادہ اور متفق علیہ عقائد پر بھی مجتمع نہیں ہو سکتیں؟ کیا ان کے نزدیک شیعی۔ اہلحدیث۔ احمدی ہو جانا آریہ ہو جانے سے بھی بُرا ہے۔ اور اگر ان کا عقیدہ یہی ہے اور اگر مسلمانی اسے ہی کہتے ہیں جس کا داعظ دعویدار ہے تو

آہ اگر در پس امروز بود فردا ئے

خدا کیلئے رسول اللہ کے نام کی حرمت کی خاطر اپنے اختلافات کو کچھ مدت کیلئے الگ رکھ دو اور سب ملکر خدا کا کام سنبھال لو۔ آپس میں لڑتے رہو گے تو نہ آریہ سماجیوں کو ناکامی ہوگی نہ ملکانے مسلمان رہیں گے۔ نہ تم کامیاب ہوگے۔ بلکہ خدا و رسول اور مسلمانوں کی لعنتیں ہوں گی اور تم ہوگے۔

ہندو برادری "لاٹ" کا ملمع اتر گیا

مرتد ملکانوں کو برادری میں داخل کرنے سے ہندوؤں کی پنچایت کا انکار

بندرابن کی کانفرنس میں مرتد ملکانوں کے حقہ پینے والے راجپوت ہندو برادری سے نکال دیئے گئے

(خاص تار بنام الفضل)

آگرہ سے ۱۵ رجون جناب چوہدری فتح محمد خان صاحب سیال ایم۔ اے امیر احمدیہ وفد المجاہدین قادیان مقیم آگرہ حسب ذیل تار دیتے ہیں۔

"۱۴ رجون کو ہندو راجپوتوں کی پنچایت ضلع متھرا میں منعقد ہوئی۔ متھرا۔ آگرہ۔ اور ارد گرد کے اضلاع کے قریباً ۱۵۰۰ نمایندے موجود تھے جنہوں نے متفقہ رائے سے یہ فیصلہ کیا۔ کہ وہ ملکانوں کو کبھی بھی اپنی ٹھاکر برادری میں شامل نہیں کر سکتے۔ اور ان تمام راجپوتوں کو جنہوں نے بندرابن کی پنچایت میں ملکانوں کے ساتھ کھانا کھایا یا حقہ پیا تھا برادری سے خارج کر دیا۔"